کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

میری اپنی بیوی سے لڑائی ہوئی، جھگڑے کے دوران میں نے اسے طلاق کے الفاظ یہ

الفاظ بولے تھے "میری طرف سے طلاق" پھر کہا کہ "میری طرف سے طلاق" پھر میں نے

اپنی والدہ (ساس) سے کہا کہ میری طرف سے یہ فارغ ہے اس کو لے جاؤ۔

ایک دفعہ پہلے بھی لڑائی ہوئی تھی اس وقت میں نے اپنی بیوی سے کہا تھا کہ "میری طرف سے تم فارغ ہو"

پھر میں ایک مولوی صاحب سے پوچھا انہوں نے کہا کہ ایک طلاق ہو گئی ہے رجوع کر لو میں نے پھر رجوع کر لیا۔

از سر نو دوبارہ نکاح نہیں کیا تھا۔

اب آپ شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرما دیں۔

وضاحت: پہلی دفعہ جو فارغ ہونے کے الفاظ کہے تھے

وہ تقریباً چھ سات ماہ پہلے کہے تھے۔

سائل، ذوالفقار

ذوالفقار

الاکیڈمی فردوس ملک 40

0333-3579758 :

وضاحت: سائل نے اپنی بیوی سے پوچھا

سے انہیں گزشتہ ڈیڑھ سال سے ہر

ماہ ماہواری آ رہی ہے۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۰۷۳/۲۴
[illegible]

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں ذکر کردہ تفصیل اگر واقع کے مطابق ہے اور اس میں کسی قسم کی غلط بیانی نہیں تو صورتِ مسئولہ میں تقریباً چھ سات ماہ پہلے لڑائی کے دوران جب آپ نے اپنی بیوی کو یہ الفاظ کہے تھے کہ "تم میری طرف سے فارغ ہو" تو اس سے آپ کی بیوی پر ایک طلاقِ بائن واقع ہو کر نکاح ختم ہو گیا تھا، کیونکہ اس جملہ (تم میری طرف سے فارغ ہو) کو جب لڑائی جھگڑے کے دوران استعمال کیا جائے، تو بغیر نیت کے بھی طلاقِ بائن واقع ہو جاتی ہے۔ اور طلاقِ بائن کے بعد بغیر دوبارہ نکاح کے رجوع نہیں ہو سکتا، لہٰذا طلاقِ بائن کے بعد آپ دونوں کا بغیر نکاح کے ایک ساتھ رہنا جائز نہیں تھا، اسکی وجہ سے آپ دونوں سخت گناہ گار ہوئے ہیں، آپ دونوں پر توبہ کرنا واجب ہے۔

اور چونکہ چھ سات ماہ پہلے دی ہوئی طلاقِ بائن کے بعد آپ کی بیوی کو تین ماہواریاں آچکی ہیں (جیساکہ وضاحت کے تحت مذکور ہے) جس سے اس کی عدت گزر چکی ہے، اس لئے حالیہ واقعہ ہی میں آپ نے اپنی بیوی کو طلاق کے جو مزید الفاظ "میری طرف سے طلاق، میری طرف سے طلاق" اور "میری طرف سے یہ فارغ ہے" کہے ہیں، ان سے اس پر مزید کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی، لہٰذا اب اگر آپ دونوں دوبارہ ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو باہمی رضامندی سے نئے مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں نکاح کر کے رہ سکتے ہیں۔ تاہم آئندہ کیلئے آپ صرف دو طلاقوں کے مالک ہونگے، لہٰذا آئندہ طلاق کے معاملہ میں سخت احتیاط ضروری ہے۔

الفتاوى الهندية – (١ / ٥٣٢)

لو طلقها بتطليقة بائنة أو بتطليقتين بائنتين، ثم وطئها في العدة مع الإقرار بالحرمة كان عليها أن تستقبل العدة استقبالا بكل وطأة، وتتداخل مع الأولى إلا أن تنقضي الأولى فإذا انقضت الأولى وبقيت الثانية والثالثة كانت الثانية والثالثة عدة الوطء حتى لو طلقها في هذه الحالة لا يقع طلاق آخر فالأصل أن المعتدة بعدة الطلاق يلحقها الطلاق والمعتدة بعدة الوطء لا يلحقها الطلاق.............. واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم.

الجواب صحیح

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴/ شعبان المعظم/ ۱۴۴۰ھ

۲۰/ اپریل/ ۲۰۱۹ء

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴/ شعبان المعظم/ ۱۴۴۰ھ

۲۰/ اپریل/ ۲۰۱۹ء

دار الافتاء

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۴/ ۸/ ۱۴۴۰ھ

نائب مفتی

Scanned by CamScanner